JOURNAL OF RESEARCH (URDU)

ISSN (Print): 1726-9067, ISSN (Online):1816-3424
Volume No. 40, Issue No.02

TITLE OF THE PAPER

مولانا جلال الدین محمد رومی___ می رقصم

AUTHOR(S)

* **Dr. Rashida Qazi**
Associate Professor, Deptt. of Urdu, Ghazi University, DG Khan
** Muhammad Ahmad Khan
M.Phil Urdu Scholar, Deptt. of Urdu, Ghazi University, DG Khan
*** Tasneem Fatima
M.Phil Urdu Scholar, Deptt. of Urdu, Ghazi University, DG Khan

CONTACT

* rashida_qazi@yahoo.com
** ahmadkhanlound7@gmail.com
*** fatima.tasneem0209@gmail.com

HISTORY OF THE PAPER

Received on: December 15, 2024
Accepted on: December 30, 2024
Published on: December 31, 2024

DETAIL(S)

Volume No. 40, Issue No. 02, Page No: 64-71
Publisher:
Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University
Multan (Pakistan)-60800

LICENSE

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

COPYRIGHT

©The author(s) 2024. ©Journal of Research (Urdu) 2024.
This publication is an open access article.

JOURNAL'S PROFILE

Journal of Research (Urdu) is a bi-annual "Y" category journal approved by Higher Education Commission of Pakistan.
It started in 2001 from Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan). At that time, it was owned by the Faculty of Languages & Islamic Studies. Later in 2008, Higher Education Commission of Pakistan recognized it as a research journal of Urdu in Category "Z". Since then, it is owned by the Department of Urdu, BZU, Multan. In 2014, it was upgraded and accepted for Category "Y".

CONTACT

Dr. Muhammad Asif
Editor, Journal of Research
Department of Urdu, BZU Multan-60800

MOBILE:
+92 333 6062921

WEBSITE:
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

EMAIL:
jorurdu@bzu.edu.pk
muhammadasif12@bzu.edu.pk

ADDRESS

Office of the Journal of Research (Urdu), Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University, Multan

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E): 1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

* ڈاکٹر راشدہ قاضی ** محمد احمد خان *** تسنیم فاطمہ

مولانا جلال الدین محمد رومی____می رقصم

Maulana Jalaluddin Muhammad Rumi___Mee Raqsam

ABSTRACT

This research paper delves into the personality, philosophy of love, mysticism, and spiritual life of Maulana Jalaluddin Rumi. The author first encountered Rumi through the works of Iqbal during her student years, which sparked a deep curiosity to understand the profound connection between Rumi and Shams Tabriz. Key events in Rumi's life, especially his meeting with Shams, transformed him entirely. His philosophy reflects humanity, love, and inner purity. Rumi's poetry, particularly in "Diwan-e-Shams Tabriz" and "Masnavi Ma'navi", expresses his journey of divine love and spiritual revelations. Rumi's message is that true peace and comfort lie in love, humility, and sincerity. His ideas encompass the vastness of spirituality, mysticism, and love. He regards love as transcending intellect and believes in the purity of the soul. This paper also explores Rumi's spiritual experiences and his principles of drawing closer to God through dance and music.

KEYWORDS

Jalaluddin Rumi, Shams Tabriz, Philosophy of Love, Mysticism, Sufism, Spiritual Dance

اقبالیات کا طالب علم اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ علامہ محمد اقبال حافظ شیرازی کی عالمگیر شہرت کے باجود ان کے گوسفندی فلسفہ سے بے زار ہیں اور مولانا روم کی ذات وصفات کا بھرپور اعتراف کرتے ہیں۔وہ اس امر سے آگاہ ہے کہ جلال وجمال اور کروفر کا حامل جلال الدین رومی جب شاہ شمس تبریز کے حلقہ ارادت میں آتا ہے تو محبت کے نئے قرینے اور ارادت کی نئی منازل طے ہوتی ہیں۔ان کی محبت کا دائرہ محدود نہیں بلکہ عالمگیر ہے۔(علامہ محمد اقبال کی محبت اور عقیدت جب عشق کے روپ میں ڈھلتے ہیں تو رومی کے احاطہ میں نصیب ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ہی یہ تجسس بھی بیدار ہوا کہ آخر اقبال نے حافظ ،شیرازی کی بجائے رومی کی ذات وصفات کا بھرپور اعتراف کیوں کیا؟ پھر رومی کے

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

اشعار کے تراجم اُردو اور انگریزی میں پڑھے۔اُنس اور تشنگی بڑھتی گئی۔اسی دوران ترکش مصنفہ ایلف شفق کی 40 رولز آف لو پڑھی۔یہ رومی اور شمس کے متعلق آگاہی دیتی ہے۔شاید اسی محبت کا شاخسانہ تھا کہ میں انطالیہ، قونیہ اور انقرہ جا پہنچی۔قونیہ کا دل پذیر حُسن اپنی جگہ پہ اہمیت کا حامل ہے لیکن شمس و رومی کے شمس نما جلوے مجھے اپنی جانب کھینچ رہے تھے۔میری روح مسلسل دائروں میں گھوم رہی تھی۔یہ دائرے رومی کے دربد کے کروفر سے لے کر شمس کے جلال و جمال کے گرد حرکت کرنے لگے۔مجھے وہ لمحہ یاد آگیا کہ جب سفید گھوڑے پہ شہزادوں کی آن بان والا رومی شمس تبریز سے ملا تھا۔دونوں کے دربدا ُسی کیفیت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔آمنے سامنے سلوک و محبت کی منازل طئے کرتے ہوئے،انہی دائروں میں ایک ایسا مقام آیا جہاں محبتوں کے امین احاطے میں اقبال کے عشق کو وصال نصیب ہوا۔

میرا ذہن اس عرصہ محشر میں بھی گیا کہ جب افراتفری کا دور تھا۔عیسائی،عیسائی سے اور مسلمان مسلمان سے لڑ اور جھگڑ رہے تھے۔اس قتل و غارت گری کے دور میں ہر شخص خوف زدہ تھا۔ان حالات میں مولانا جلال الدین رومی نامی عالم اور فلسفی اس علاقے میں موجود تھا جس کے ہزاروں شاگرد اور مرید تھے۔ان کی عظمت و علمیت کی دھوم کل عالم میں تھی۔رومی کی تدریخ پیدائش 29 یا 30 ستمبر 1207ء بمطابق 6 ربیع الاول، بلخ موجودہ افغانستان میں ہوئی۔(1) جلال الدین محمد نام رکھا گیا۔جو بعد میں مولانا جلال الدین محمد مولوی بلخی رومی کے نام سے مشہور ہوئے۔جلال الدین محمد کے والد کا نام بہاء الدین تھا۔اُستاد اوّل کا نام برہان الدین تھا اور اُستاد ثانی تو لاثانی تھے اور وہ تھے شمس الدین ابن مالک داد تبریزی۔رومی کی دو بیویاں تھیں۔تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی جو بعد میں شہزادہ وقت کی زوجیت میں آکر شاہی محل کا معتبر حصہ بنیں۔

5 سال کی عمر میں اہل خانہ نے بلخ چھوڑ کر بغداد میں سکونت اختیار کی۔جبکہ 8 برس کی عمر میں ترکی کی طرف ہجرت کی۔19 سال کی عمر میں شادی ہوئی۔اہل علم کے گھرانے کا یہ چشم و چراغ جمالیات اور محبت کا استعارہ بنا۔سعادت حج بھی حاصل کی۔والد صاحب کی وفات کے بعد انہوں نے مذہب کا بھرپور مطالعہ کیا اور 24 برس کی عمر میں ہی باقاعدہ مذہبی سکالر بن گئے۔انہوں نے مذہب اور حیات انسانی کو مثبت انداز میں آگے بڑھایا۔37 سال کی عمر تھی،دن ہفتے کا، تدریخ 28 نومبر اور سن 1224ء یہ دن رومی کی زندگی کا سب سے اہم دن تھا۔اسی دن وہ شمس تبریز سے ملے۔اس نے رومی کی زندگی بدل دی۔جب زندگی بدلی،وقت نے اُنہیں قربت کے اُن مدارج تک پہنچایا کہ شمس و رومی کے دل ایک

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

ساتھ دھڑکنے لگے۔ شمس نے مولوی اور عالم کو شمس نما بنا دیا۔ مولوی کا مطلب ہے: ہمارا مالک یا ہمارا سربراہ۔ اب رومی سربراہی سے دستبردار ہونے لگے۔

شمس کے اثر اور رومی کے علم نے جب یکجائی پائی تو گویا دو سمندر مل گئے۔ اور اس دوستی میں استقلال بڑھتا گیا۔ رومی کی گویا کایا ہی پلٹ گئی۔ وہ عام جماعت کے خطیب سے عارفانہ و صوفیانہ راہ پہ چل نکلے۔ گرم مزاجی اور جاہ و جلال جاتا رہا۔ محبت کے جذبے سے سرشار ہوئے اور اُن پر ایسا وجد آفریں طاری ہوا کہ درویش بن گئے۔ رسمی و رواجی قوانین کو بھی ترک کیا۔ تعصباتی جھگڑوں سے بھی کنارا کر لیا۔ روحانی اور کائناتی علم کی جانب راغب ہوئے۔ خارجی اثر قبول کیئے بغیر "جہاد" کی تشریح انہوں نے اس طرح کی۔ "غیر مسلموں کے خلاف جنگ" بعد میں اسے نفس کے خلاف جنگ اور جدوجہد قرار دیا۔ اس نئے خیال کو زیادہ تر لوگوں نے ترک کر دیا۔ لیکن کچھ لوگوں نے پیار و محبت کی طرف رغبت بھی دکھائی۔

شمس اور رومی میں قائم ہونے والے طاقتور تعلقات افواہ ساز لوگوں کے نزدیک بُرے تھے۔ جس کی وجہ سے بہتان طرازی بھی ہوئی۔ لوگ اس قرب کی اہمیت نہ سمجھ پائے۔ رومی کے معلم اوّل اُسے خوش نصیب انسان قرار دیتے تھے اور وہ اپنے اس شاگرد عزیز سے خوش بھی بہت تھے۔ رومی خود اس صورت حال سے مطمئن تھے مگر شمس کی تربیت میں وہ باتیں ماضی کا حصہ بن کر رہ گئی۔ اب وہ نہ مدرسے میں تعلیم دیتے، نہ ہی مسجد میں جمعہ کا خطبہ، نہ ہی بحث و مباحثہ اور احادیث پر دسترس پہ فخر کرتے۔ اچھا خاندان، وفادار دوست، اہل خانہ کی محبت سب میسر تھا مگر سب ماضی کا حصہ ہو گئے۔ حال میں صرف شمس تبریز ان کی زندگی کا مرکز و محور بن گئے۔ شمس نے مفکر اور عالم کو یکسر بدل دیا۔ اُن کی زندگی شمس سے محبت میں ڈھلتی گئی۔ خطبے، علم اور مباحثے کی جگہ شاعری، موسیقی اور رقص نے لے لی۔ رقص اور موسیقی پوری سچائی اور محنت سے اُن کی شعری کائنات کا حصہ بنے اور زندگی میں بھی مرکزی حیثیت اختیار کر گئے۔ اور یوں "دیوانِ شمس تبریز" زندگی کو گرمی محبت سے آشنا کرتا ہوا منصہ شہود پہ آیا۔ مثنوی مولانا روم (جسے مثنوی معنوی بھی کہا جاتا ہے) اور ایران میں تو اسے محبت سے بہت معتبر مقام دے دیا گیا۔ مثنوی معنوی نے کئی بھید بھرے اسرار کھولے۔

رومی کی شاعری عشقِ حق سے لبریز ہے۔ ان کی سوچ کے اثرات ادب اور جمالیات کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں۔ عشق حقیقی کو انہوں نے اپنی روح میں سمو لیا۔ بقول رومی:

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E): 1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

''عشق ایک پل ہے جو تمہیں ہر چیز سے جوڑ دیتا ہے۔ محبت ہر مذہب میں موجود ہے، لیکن خود محبت کا کوئی مذہب نہیں۔''(2)

موسیقی کا ہر رنگ اپنے رقص میں جذب کر لیا اور یوں ''سماع'' کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ درویش کی موسیقی اور رقص لفظوں کے محتاج نہیں ہوتے۔ یہ ''رقص'' وقت اور زمانے کی قید سے آزاد ہے۔ یہ دائروں میں گھومنے اور سرور کی حدوں کو چھونے والی کیفیت ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ سیدھا ہاتھ دائروں میں گھومتا ہوا لطف کی وادیوں سے آگے بڑھتا ہے اور خدا کی رحمتوں سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اس کیفیت سے مالا مال بایاں ہاتھ زمین کی جانب جھکاؤ رکھتا ہے۔ ایک پاؤں زمین سے جڑا ہوا جبکہ دوسرا پاؤں لوگوں کے سامنے اور ان کی طرف گردشِ حیات پر اختیار کے باوجود بے اختیاری کی کیفیت میں گھومتا چلا جاتا ہے۔ پاؤں کی اُٹھان اور نیچے کی جانب جھکاؤ عجیب سی کیفیت میں ڈوب جاتا ہے۔ اور اس ردھم میں ''اللہ، اللہ، اللہ'' کی صدائیں دل کو منور کرتی ہیں۔ یہ گویا ملاپ حق کی تقریب ہے۔ رب کو جاننے، پہچاننے اور ایک ہو جانے کے مراحل ہیں۔ اور پھر ''مَن و تُو'' کی تفریق ختم۔

رقص کی گردشیں روح سے یکجائی کا اعلان کرتی ہیں۔ اس کے قوانین سادہ نہیں پیچیدہ اور سخت ہیں۔ انہی دائروں میں شیخ روحانی کیفیت سے دوچار ہوتا ہے۔ یہاں سُرخ رنگ کی معنویت کُھلتی ہے۔(3) سُرخ رنگ جذبوں کی گہرائی اور ملاپ کی علامت ہے۔ موسیقار اس صورتحال سے دوچار ہو کر جذب و جنوں کا پیرہن پہن لیتا ہے۔ اس کے کل 24 رنگ ہیں اور ان 24 رنگوں کی ظہور پذیری درویش کے اندر تبدیلی کا باعث بنتی ہے۔ یہ ''حمدیہ'' کیفیت ہے۔ اب درویش اپنا مقام بدل کر نعتیہ کیفیت میں چلا جاتا ہے۔ یہ نبی ﷺ کی تعریف کا مرحلہ ہے۔ موسیقی بھی اسی کیفیت میں داخل ہوتی ہے۔ خاموشی کا ایک مختصر وقفہ۔ تب بانسری اس خاموشی کو توڑتی ہے۔ موسیقی کے رنگ بکھیرتا اور اس سے مسرور درویش ملاپ حق کی جانب بڑھتا ہے۔ آگے ''حال'' کی کیفیت شروع ہوتی ہے۔ پھر آگے جُھکاؤ کی کیفیت ہے۔ ''سلام'' اس رقص کا تعارف ہے۔ پھر تحفۂ محبت درویش بوسے کی صورت پیش کرتا ہے۔ اگلہ مرحلہ ''اجازت'' کا ہے۔ شیخ سے باقاعدہ اجازت لی جاتی ہے۔ ماہرِ رقص اجازت مرحمت فرماتا ہے۔ موسیقار کے فن کا مظاہرہ دیدنی ہوتا ہے۔ شیخ اپنے مقام پر متعین ہوتا ہے۔ تب درویش ''حجاب'' کے مراحل طے کرتا ہوا گردشوں میں آتا ہے۔(4)

''اللہ، اللہ، اللہ''

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

یہ تقریب چار بلد دہرائی جاتی ہے۔ پھر رومی ہی کے انداز میں روح کی حق سے یکجائی کی گردشیں از سر نو تکمیل تک پہنچتی ہیں۔ یہ تقریب روح کے اعتقاد کی فتح ہے۔ قرآن کا پہلا باب دُعّائیہ ہے۔ اور یوں یہ رقص دُعّائیہ انداز اختیار کرتا ہے۔ یہاں رومی اور شمس کی طرح درویش جمع ہو کر "ہُو" پُکارتے ہیں۔

"اللہ اللہ اللہ ہُو"

ان روحانی منازل کو طے کرتا ہوا رومی جب شعری دنیا میں داخل ہوتا ہے تو محبت کا جذبہ ریشم کی طرح سر سر کرتا گزرتا جاتا ہے۔ اور وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ:

> "تم نے دن سنگدلی میں گزار دیئے اور دیکھ لیا کہ اس کا کوئی بھی اچھا نتیجہ نہیں نکلا۔ اب بطور آزمائش تھوڑی دیر کے لئے خاکساری اختیار کرو اور دیکھو کہ اس سے کیا کیا مفید ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔" رومی۔

> رومی انکسار اور خاکساری سے زندگی سنوارنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی شاعری میں بھی موسیقی کو مختلف خوبصورت لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔(5)

> "اولیاءِ کرام کے باطن میں بھی غیبی نغمے ہوتے ہیں جن کے سننے سے طالب علموں کو انمول زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اگر تم ان سرمدی نغموں کو سننا چاہتے ہو تو گوش و باطن کو قریب کر لو اور سُن لو کیونکہ وہ نغمے ادراک سے دور نہیں ہیں۔"

رومی محبت کے ذریعے دل و نگاہ مسخر کرنے کے قائل ہیں۔

> "اگر تم عظمت کی بلندیوں کو چھونا چاہتے ہو تو نفرت کی بجائے محبت کو آباد کرو۔ محبت ہر چیز کو تسخیر کر لیتی ہے۔ میں محبت کے ہاتھوں پورا تسخیر ہو چکا ہوں" رومی

رومی لوگوں کو فرقہ بندیوں اور غیر ضروری مباحثوں سے بھی دور لے جاتے ہیں۔

> "پانی خواہ نہر سے حاصل ہو یا گھڑے سے، ایک ہی بات ہے کیونکہ اس گھڑے کو بھی نہر ہی کی مدد سے پانی ملتا ہے"۔

رومی ولی کامل کی آواز کو ارادہ ربی سمجھتے ہیں۔

> "مطلق آواز خدا کی ہوتی ہے۔ اگرچہ بظاہر اللہ کے بندے یعنی ولی کامل کے گلے سے نکلی ہو" رومی

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

انہیں ادراک ہے کہ ان کی آواز اور اسلوب سے لوگ فیض پاتے ہیں۔

"میرا فیض جو عارف کے واسطہ سے پہنچتا ہے۔ اس سے طریقت کی دشواریاں رفع ہوتی ہیں"۔

وہ ذات انسانی کو خوشبو کا مرکز سمجھتے ہیں۔

"اے اونٹ (جسم انسانی) تیری پیٹھ پر پھولوں کی ٹوکری لدی ہوئی ہے۔ جس کی خوشبو دار ہوا سے تیرے اندر سیکڑوں باغ کھل رہے ہیں"۔ رومی

وہ عشق کے ساتھ وفا کو بھی مشروط کرتے ہیں۔

"اگر تم وفا کی تاثیر سے (جو عشق کا مشغلہ ہے) خود شاکر ہو جاؤ تو عین شیرینی بن جاؤ گے اور یہ شیرینی زائل نہ ہو گی۔ شکر سے شیرینی کب جدا ہو سکتی ہے" رومی

وہ بے وفا شخص کو زہر کے برابر قرار دیتے ہیں۔

"جو شخص بے وفا ہو وہ خالص زہر سے بھرا ہوا ہے۔ اے مالک ہم کو اچھی مخلوق عطا فرما" رومی

رومی کے نزدیک ناقص عقل عشق کی منکر ہوتی ہے اور وہ شکوہ کرنے والی زبان کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔

"زبان کو شکوے سے روک لے، خوشی عطا ہو گی۔ رومی

رقصِ درویش کے آداب میں وقار، خلوص، اور مکمل استغراق اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ رقص عام حرکتوں کی طرح نہیں بلکہ ایک روحانی عبادت کی صورت ہے، جس میں درویش اپنے جسم و روح کو یکجا کر کے اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس رقص کے دوران دل و دماغ میں سکون، عاجزی اور خدا کی عظمت کا احساس بیدار رہتا ہے۔ سیدھا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور بایاں ہاتھ زمین کی طرف جھکائے درویش یوں ظاہر کرتا ہے کہ وہ رب کی رحمت کو خود پر نذل ہوتے ہوئے دوسروں تک پہنچا رہا ہے۔ درویش کا ایک پاؤں زمین پر جڑا ہوتا ہے، جو اس کی عاجزی اور زمین سے تعلق کا اظہار ہے، جبکہ دوسرا پاؤں حرکت میں رہتا ہے، جو زندگی کی روانی اور کائنات کے دائرے میں اس کے کردار کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ رقص کسی تفاخر یا دکھاوے کے لیے نہیں، بلکہ اندرونی صفائی، محبت، اور خدا کے قرب کی تلاش میں فنا ہونے کی عبادت ہے۔ (7)

رومی نفس کی حقیقت کے علم کو خدا کی عطا سمجھتے ہیں۔ کیونکہ طریقت کی راہ پر چلنے والوں کے لئے رب خود راستے کھولتا

ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

ہے۔ یہ فضا بھی بقا کا پیش خیمہ ہے۔ ان کے نزدیک یہ سب قادر مطلق کی مصلحتیں ہیں۔ پورے عالم کو اپنے افکار رقص، موسیقی اور شاعری سے مسحور کرنے والا جلال الدین محمد رومی بعض روایات کے مطابق 66 اور بعض کے مطابق 68 سال کی عمر میں 16 دسمبر 1273ء بمطابق 5 جمادی الآخر غروبِ آفتاب کے وقت اپنے گھر قونیہ میں واصل بالحق ہوئے۔(8) رومی اس فانی دنیا کو جمالیات، دائمی حُسن، محبت، خلوص، موسیقی اور رقص کا دائمی تحفہ دے کر چلے گئے۔ مگر ان کے افکار و اطوار، شاعری، رقص، موسیقی اور جمالیات میں وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔(9) ان کے بقول:

> "Love is the bridge between you and everything. In every religion there is love, yet love has no religion" Rumi (10)

حوالہ جات و حواشی

1۔ شبلی نعمانی، سوانح مولانا روم، (اعظم گڑھ: دار المصنفین، 2010)، ص 11
2۔ رومی، جلال الدین محمد، دیوانِ شمس تبریز، ترجمہ: ڈاکٹر نذر زاہد (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1994)، ص 27
3۔ سعید روز بہانی، مثنوی معنوی میں رسول اکرم ﷺ کی جھلک، مشمولہ: راہِ اسلام، مدیر: ڈاکٹر عبدالحمید ضیائی، (نئی دہلی: خانہ فرہنگ جمہوری، شمارہ 206، اکتوبر تا دسمبر 2006)، ص 34
4۔ ایضاً، ص 189
5۔ محمد حسین خان، اقتباس مثنوی، (جالندھر: جنرل برقی پریس، 1935)، ص 137
6۔ شاہ محمد اختر: مولانا، مثنوی کی بعض درس آموز حکایات، مشمولہ: راہِ اسلام، ص 208
7۔ ایضاً، ص 218
8۔ جی۔ آر بری، مولانا جلال الدین رومی۔ شاعر عظیم انسانیت، مشمولہ: راہِ اسلام، ص 287
9۔ دیوانِ شمس تبریز، ترجمہ: ڈاکٹر نذر زاہد، ص 176